36644-کعبہ کو چھونا

سوال

دوران طواف دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ کعبہ کی دیواروں اور غلاف اور مقام ابراہیم کو ہاتھ لگاتے ہیں ، اس عمل کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ سوال فضیلۃ الشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

"لوگ یہ عمل اللہ تعالی کا تقرب اور بطور عبادت کرتے ہیں ، اور ہر وہ عمل جس سے اللہ تعالی کا تقرب اور عبادت کی جائے جس کی کوئی دلیل اور اصل نہ ملتی ہو تو وہ عمل بدعت ہے ، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچنے کا کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (تم نئے نئے امور ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے)

ترمذی (2676) ابوداود (4607)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہ ثابت ہے کہ آپ نے رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوا اور اس پر ہاتھ پھیرا تھا ، تو اس بنا جب کوئی انسان رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ کعبہ کے کسی کونے اور جہت کو چھوئے تو اسے بدعتی شمار کیا جائے گا ۔

چنانچہ جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما کو بیت اللہ کے دونوں شمالی کونے کو چھوتے ہوئے دیکھا تو انہیں منع کیا تو معاویہ رضی اللہ تعالی انہیں کہنے لگے : بیت اللہ کی کوئی بھی چیز چھوڑی نہیں جا سکتی ، تو ابن عباس رضی اللہ تعالی انہیں کہا :

(لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ)

(یقینا تمہارے لیے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے) الاحزاب (21)

اور میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں یمنی کونوں کو چھوتے ہوئے دیکھا ، یعنی رکن یمانی اور حجر اسود ، تو معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی بات تسلیم کر لی ۔

جو لوگ مقام ابراہیم کو چھو کر تبرک حاصل کرتے ہیں وہ تو بالاولی بدعت ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بالکل ہی ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراھیم کی کسی جانب کو چھوا ہو ۔

اور اسی طرح جو بعض لوگ زمزم کو چھوتے اور پتھروں کے ستونوں — جو پرانے برامدوں میں عثمانی دور کے بنے ہوئے ستون ہیں — کو چھوتے اور ہاتھ لگاتے ہیں یہ سب کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لہذا یہ سب کچھ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے ۔ انتھی ۔